تقریر

تقریر بابت عبادات
وقت 5-7منٹ

نماز ایک سواری ہے

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذّاریات:57)

یعنی اللہ تعالیٰ کہتاہے کہ مَیں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

محمود عمر میری کٹ جائے کاش! یونہی
ہو روح میری سجدہ میں سامنے خدا ہو

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے نماز ایک سواری ہے جو بندہ کو اللہ تعالیٰ تک پہنچاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز کو خدا تعالیٰ سے ملانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ مَرْکَبٌ یُوْصِلُ الْعَبْدَ اِلٰی رَبِّ الْعِبَادِ

کہ نماز ایک ایسی سواری ہے جو بندہ کو پروردگارِ عالَم تک پہنچاتی ہے۔

(اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد18 صفحہ166)

مَرْکَبٌ۔ عربی کا لفظ ہے اور رَکِبَ سے نکلا ہے۔ آج کل اردو زبان میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔ جس کے معانی سواری کے ہیں یعنی ایسی چیز جس پر سوار ہو کر سفر کیا جاسکے۔ پُرانے وقتوں میں سواری کے لئے اونٹ، گھوڑا، خچر یا گدھے وغیرہ استعمال ہوتے تھے۔ اِس لئے عام لغات میں باء کی ضمیر کے ساتھ انہی سواریوں کے نام لکھے ہیں۔ زمانہ میں تیزی آنے کے ساتھ ساتھ جب نئی نئی ایجادات ہونے لگیں تو سواریوں کے بھی نئے نئے نام ایجاد ہوئے جیسے گدھا گاڑی، گھوڑا گاڑی، سائیکل، اسکوٹر، موٹر سائیکل، موٹر کار، ریل کار، ہوائی جہاز اور پانی کے لیے کشتیاں اور بحری جہاز۔

اِن میں سے اکثر سواریوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمادیا ہے۔ سورۃ التکویر آیات 4-5 کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے سورۃ التکویر کے تعارف میں فرمایا ہے کہ

”یہ وہ زمانہ ہوگا جبکہ بڑے بڑے پہاڑ چلائے جائیں گے۔ یعنی پہاڑوں کی طرح بڑے بڑے سمندری جہاز بھی اور فضائی جہاز بھی سفر اور باربرداری کے لئے استعمال ہوں گے اور اونٹنیاں اِن کے مقابل پر بے کار کی طرح چھوڑ دی جائیں گی۔“

(ترجمۃ القرآن صفحہ1134)

پھر سورۃ الواقعہ کے تعارف میں حضورؒ فرماتے ہیں:

”اِس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمان پر اُڑنے والے جہازوں کے متعلق پیشگوئی موجود ہے کہ وہ آگ سے چلنے والی سواریاں ہوں گی مگر وہ آگ اِن مسافروں کو جو اُن میں بیٹھیں گے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔“ (ترجمۃ القرآن صفحہ984)

پھر سورۃ المرسلات کے تعارف میں بیان فرمایا:

”فی زمانہ تیز ترین جہازوں کا بھی یہی حال ہے کہ آہستہ آہستہ روانہ ہوتے ہیں اور پھر اِن کی رفتار میں بے حد سُرعت پیدا ہو جاتی ہے۔“ (ترجمۃ القرآن صفحہ1111)

سامعین! بحری کشتیوں اور جہازوں کا ذکر اجمالاً اوپر ہو چکا ہے لیکن سورۃ الرحمن آیت 25 میں تو بہت واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اِسی کی (صنعت) وہ کشتیاں ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح بلند کی جائیں گی۔

اوپر درج تمام قسم کی سواریوں کا مقصد اپنی معینہ منزلِ مقصود پر پہنچنا ہے۔ یہ اپروچ جلد یا بدیر ہو آخر منزل تک پہنچ کر ہی دم لیا جاتا ہے۔ پُرانے وقتوں میں اونٹ، خچر، گھوڑے یا گدھے پر سفر کر کے اپنی منزل تک پہنچنے کے لئے مہینوں لگ جاتے تھے لیکن نئی ایجادات سے انسان جلد اپنے منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ اِسی وجہ سے دنیا اب گلوبل ویلیج کا نقشہ پیش کر رہی ہے۔

نماز ایک سواری ہے کہ مضمون کو سمجھنے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی بیان کردہ ایک مثال کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ آپؓ اپنی تحریرات اور تقاریر میں مومنوں کو ہوائی جہاز سے تشبیہہ دے کر فرماتے ہیں کہ ہوائی جہاز خود اُڑتا ہے اور اپنے ساتھ اَوروں کو بھی ساتھ لے کر اُڑتا ہے۔ یہی کیفیت موٹر کار، ریل کار، کشتیوں اور بحری جہازوں کی ہے وہ اپنے ساتھ بہت سے مسافروں کو لے کر آگے اپنے منزلِ مقصود کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اِسی لئے حضرت مصلح موعودؓ نے مومنوں کو ہوائی جہاز سے تشبیہہ دی ہے کہ وہ اپنے ساتھ دیگر مومنوں اور اپنے عزیز رشتہ داروں کو لے کر روحانی پرواز بھریں۔ یہی وہ مضمون ہے جو اللہ تعالیٰ نے سورۃ طٰہٰ آیت 133 میں یوں فرمایا ہے۔ وَاۡمُرۡ اَهۡلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصۡطَبِرۡ عَلَيۡهَا کہ اپنے گھروں کو نماز (روحانی پرواز) کی تلقین کرتا رہ اور اِس پر ہمیشہ قائم رہ۔ وَاصۡطَبِرۡ عَلَيۡهَا کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح جہاز کا پائیلٹ اور تمام سواریاں یکسوئی کے ساتھ پورے ارادہ سے آگے بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح ہر مومن کو ہر نماز کو اپنی سواری سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے صبر و اعانت طلب کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیے۔

اِسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ لقمان آیت 18 میں یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ کے الفاظ میں بیان فرمایا کہ اِسی روحانی سواری پر سوار ہونے کے لئے نماز کی تلقین کرتا رہ۔ نماز جمعہ کے بارے میں احکامِ الٰہی میں فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ (الجمعۃ:10) کے الفاظ میں بھی اپنے تمام عزیز و اقارب اور بچوں کو ساتھ لے کر نمازِ جمعہ کی طرف بڑھنے کا ذکر ہے۔ یہ اتنا لطیف اور دلچسپ مضمون ہے کہ مسجد مبارک اسلام آباد برطانیہ میں نمازِ جمعہ ادا کرنے والے اِس مضمون کی تائید میں گواہ ہیں کہ جب امامِ وقت خطبہ جمعہ کے لئے مسجد میں داخل ہونے والے ہوتے ہیں تو تمام روحانی مسافر یعنی نمازی خود کو سیدھا کر کے ایسے چاک و چوبند ہو کر بیٹھ جاتے ہیں جیسے جہاز میں پائیلٹ کی طرف سے پرواز بھرنے کے اعلان کے ساتھ تمام مسافر اپنی اپنی سیٹ بیلٹ باندھ کر چاک و چوبند ہو جاتے ہیں۔ یہاں بھی خلیفۃ المسیح ہم تمام موجود نمازیوں کو روحانی فلائٹ پر لے جانے والے ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِس مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں:

”نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اِس لئے کہا گیا نماز مومن کی معراج ہے۔ اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاءُ اللہ، راست باز، اَبدال، قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کئے؟ اِسی نماز کے ذریعہ سے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں... میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اِس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اُس کے لئے اکمل اتم لذّت نماز ہی ہوتی ہے۔“

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 310)

سامعین! اب دیکھیں! اِس ارشاد میں جو مَیں نے پڑھ کر سنایا ہے میں دو تین الفاظ قابل غور ہیں جیسے زینہ، معراج اور مدارج و مراتب اور فرمایا نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ یعنی بلندی پر چڑھنے کے لئے سیڑھی ہے۔ یہ الفاظ میری تقریر کے عنوان کی طرف اشارہ کر رہے ہیں یعنی نماز ایک سواری ہے۔ پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر دس دن بھی نماز سنوار کر پڑھیں تو تنویرِ قلب ہو جاتی ہے... صلوٰۃ ایسی چیز ہے کہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے قرب کا کوئی ذریعہ نہیں۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 60)

سامعین! نماز ایک سواری ہے کو ایک اور پہلو سے بھی دیکھا جا سکتا ہے سفر پر جانے سے قبل جہاں ہم اپنے آپ کو تیار کرتے ہیں۔ سرما گرما موسم کے مطابق ہم کپڑے اپنے ساتھ رکھتے ہیں وہاں گاڑی اور کار وغیرہ کو بھی تیار کر رہے ہوتے ہیں۔ فضائی یا بحری سفر کی صورت میں ویزہ وغیرہ و دیگر دستاویزات کو بھی ہمراہ لیا جاتا ہے۔ اِسی طرح نماز جیسی متبرّک سواری پر سوار ہونے سے قبل ہم وضو کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو صاف سُتھرا کرتے ہیں اور پھر مسجد کا رُخ کر کے سواری پر سوار ہوتے ہیں۔ اِس

کے بھی اپنے ثواب ہیں۔ مسجد کی طرف جانے سے ہر ایک قدم پر ایک بدی کا گناہ جھڑتا ہے اور ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ یہی کیفیت وضو کی ہے۔ اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ظاہری پانی سے اعضاء کی صفائی کے ساتھ ساتھ روحانی پانی سے اندرونی اعضاء کی صفائی بھی ضروری ہے۔

سامعین! مَیں نے اِس سے پہلے طیارہ پر سفر کی مثال دی ہے۔ اِس میں اِس اضافہ کی بھی ضرورت ہے کہ جہاز میں Sitting arragment میں مختلف کیٹیگریز ہوتی ہیں اور اُس حوالہ سے سیٹیں بُک ہوتی ہیں۔ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ ہم اگلے حصہ میں بیٹھیں۔ ہم ایک دفعہ ایک بزرگ کے ساتھ کار میں سفر کر رہے تھے۔ بزرگ فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے تھے۔ جب منزل قریب آئی تو بزرگ کہنے لگے کہ مَیں آپ ساتھیوں سے چند سیکنڈ پہلے منزل پر پہنچ رہا ہوں۔ ہم نے آپ کی اس بات سے بہت انجوائے کیا۔ یہی کیفیت نماز ایک سواری میں ہے۔ ہم نمازیوں کو ہدایت ہے کہ پہلی صف پر امام کے پیچھے بیٹھیں جس کا بہت ثواب ہے۔ پھر صفیں بھی سیدھی کروائی جاتی ہیں۔ جس طرح مادی سفر میں سیدھی ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”نماز انسان کا تعویز ہے۔ پانچ وقت دُعا کا موقع ملتا ہے۔ کوئی دُعا تو سُنی جائے گی۔ اس لئے نماز کو بہت سنوار کر پڑھنا چاہیے اور مجھے یہی بہت عزیز ہے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 136)

پھر فرمایا:

”نماز مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دُعا مانگنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی حضوری ہے۔ (یعنی منزلِ مقصود ہے)“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 247)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”جہاں تلاوت کرنے کا حکم ہے، اس پیغام کو پہنچانے کا حکم ہے وہاں ساتھ ہی فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃ کہ نماز قائم کر کیونکہ اس کو تمام لوازمات کے ساتھ قائم کرنا اور خالص ہو کر پڑھنا، پاک کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ یہ قرآن جو تزکیہ کرنے کی تعلیم سے پُر ہے اس پر عمل کرنے کی توفیق خدا کی مدد سے ملے گی۔ پس جب ایک مومن بندہ خالص ہو کر اس کے آگے جھکے گا اور اس پر اس تعلیم کا اثر ہوگا اور برائیوں سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہوگا اور پھر خالص ہو کر ادا کی گئی نمازیں بعد میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زبانوں کو تر رکھنے کی طرف توجہ دلائیں گی تو ایسا شخص یقیناً اپنے نفس کا تزکیہ کرنے والا ہوگا۔

پس نماز کی طرف توجہ ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ لیکن کس طرح؟ کیا صرف ایک دو نمازیں؟ نہیں، بلکہ پانچ وقت کی نمازیں۔ اگر یہ نہیں تو عبادت کے معیار حاصل کرنے کا ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے۔ پہلوں سے ملنے کے لئے ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔ پانچ فرض نمازیں تو وہ سنگ میل ہے جہاں سے معیاروں کے حصول کا سفر شروع ہونا ہے۔ پانچ نمازیں تو نیکی کا وہ بیج ہے جس نے پھلدار درخت بننا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 15 جنوری 2008ء)

پھر حضور انور فرماتے ہیں:

”انسان کی زندگی مستقل بلاؤں اور مصیبتوں میں گھری ہوئی ہے اور شیطان ہر وقت حملے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ پھر انسان کی زندگی میں مختلف کیفیات اور حالات پیدا ہوتے رہتے ہیں اس لئے ان بلاؤں اور مصیبتوں سے بچنے کے لئے اور شیطان کے حملوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے اور ان مختلف کیفیات اور حالات کے مطابق جو صورتحال پیدا ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ فرض کیا ہے کہ دن کے پانچ حصوں میں اللہ کے حضور حاضر ہوا جائے اور جہاں انسان وقت پر نماز پڑھنے کی وجہ سے ان حملوں سے محفوظ رہے گا وہاں روحانیت میں ترقی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والا بھی ہوگا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 اپریل 2006ء)

ولی پرست نہ بنو بلکہ ولی بنو اور پیر پرست نہ بنو بلکہ پیر بنو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡